رسالہ نمبر: 121

مدنی وصیت نامہ

(مع کفن دفن کے احکامات)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مدنی وصیّت نامہ

(مع کفن دفن کے احکامات)

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ پرسوز رسالہ (16صَفُحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے قلب میں رقّت وھلچل محسوس کریں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

محبوبِ ربُّ العٰلَمِین، جنابِ صادِق وامین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:
مجھ پر درود شریف پڑھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (الکامِل لابنِ عَدِی ج۵ ص۵۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحسانِہٖ اِس وَقت نمازِ فجر کے بعد مسجدُ النَّبوِی الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں بیٹھ کر ''اَرْبَعِیْنَ وَصایا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ'' (یعنی مدینۂ منوّرہ سے چالیس وصیتیں) تحریر کرنیکی سعادت حاصل کررہا ہوں، آہ! صد آہ!
آج میری مدینۃُ المُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی حاضری کی آخری صبح ہے، سورج روضۂ محبوب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر عرضِ سلام کے لئے حاضر ہوا چاہتا ہے، آہ! آج

رات تک اگر جنّتُ البقیع میں مدفن ملنے کی صورت نہ ہوئی تو مدینے سے جدا ہونا پڑ جائے گا۔ آنکھ اشکبار ہے، دل بے قرار ہے، ہائے! ؎

افسوس چند گھڑیاں طیبہ کی رہ گئی ہیں

دل میں جدائی کا غم طوفاں مچا رہا ہے

آہ! دل غم میں ڈوبا ہوا ہے، ہجرِ مدینہ کی جاں سوز فکر نے سراپا تصویرِ غم بنا کر رکھ دیا ہے، ایسا لگتا ہے گویا ہونٹوں کا تبسُّم کسی نے چھین لیا ہو، آہ! عنقریب مدینہ چھوٹ جائے گا، دل ٹوٹ جائے گا، آہ! مدینے سے سوئے وطن روانگی کے لمحات ایسے جانگزا ہوتے ہیں گویا،

کسی شِیر خَوار بچّے کو اس کی ماں کی گود سے چِھین لیا گیا ہو اور وہ روتا ہُوا نہایت ہی حسرت کے ساتھ بار بار مُڑکر اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہو کہ شاید ماں ایک بار پھر بُلالے گی......اور شفقت کے ساتھ گود میں چُھپا لے گی......اپنے سینے سے چِمٹا لے گی......مجھے لوری سنا کر اپنی مامتا بھری گود میں میٹھی نیند سلادے گی......آہ! ؎

میں شِکَستہ دِل لئے بوجھل قدم رکھتا ہوا

چل پڑا ہوں یا شَہَنشاہِ مدینہ الوَداع

اب شِکَستہ دل کے ساتھ ''چالیس وَصایا'' عَرض کرتا ہوں، میرے یہ وَصایا ''دعوتِ اسلامی'' سے وابستہ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی طرف بھی ہیں نیز

میری اولاد اور دیگر اہلِ خانہ بھی ان وَصایا پر ضرور توجُّہ رکھیں۔

زہے قسمت! مجھ پاپی و بدکار کو مدینۂ پُرانوار میں، وہ بھی سایۂ سبز سبز گنبد و مینار میں، اے کاش! جلوۂ سرکارِ نامدار، شہنشاہِ اَبرار، شفیعِ روزِ شمار، محبوبِ پروَرْدگار، احمدِ مختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں شہادت نصیب ہو جائے اور جنّتُ البقیع میں دو گز زمین مُیَسَّر آئے اگر ایسا ہو جائے تو دونوں جہاں کی سعادتیں ہی سعادتیں ہیں۔ آہ! ورنہ جہاں مقدّر......

﴿۱﴾ اگر عالَمِ نزع میں پائیں تو اُس وقت کا ہر کام سنت کے مطابق کریں، ممکنہ صورت میں سیدھی کروٹ لٹا کر چہرہ قبلہ رو کریں۔ یاسین شریف بھی سنائیں اور کلمۂ طیّبہ سینے پر دم آنے تک مُسَلسَل باآواز پڑھا جائے۔

﴿۲﴾ بعد قبضِ روح بھی ہر ہر معاملے میں سنتوں کا لحاظ رکھیں، مَثَلاً تجہیز و تکفین وغیرہ میں تَعْجِیل (یعنی جلدی) اور زیادہ عوام اکٹھی کرنے کے شوق میں تاخیر کرنا سنت نہیں۔ بہارِ شریعت حصہ 4 میں بیان کئے ہوئے احکام پر عمل کیا جائے۔ خصوصاً تاکید اشد تاکید ہے کہ ہر گز نوحہ نہ کیا جائے کیوں کہ یہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

﴿۳﴾ قَبْر کا سائز وغیرہ سنّت کے مطابق ہو اور لحد بنائیں کہ سنت[1] ہے۔

﴿۴﴾ اندرونِ قبر دیواریں وغیرہ کچی مٹی کی ہوں، آگ کی پکی ہوئی اینٹیں استعمال نہ کی

مدینہ

[1] قبر کی دو قسمیں ہیں (۱) صندوق (۲) **لَحْد**: لَحد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد میّت رکھنے کیلئے جانب قبلہ جگہ کھودی جاتی ہے۔ لَحد سنّت ہے اگر زمین اِس قابل ہو تو یہی کریں اور اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں مضایقہ نہیں۔ ہوسکتا ہے گورکن وغیرہ مشورہ دیں کہ سلیب اندرونی حصے میں ترچھی کر کے لگا لو مگر اس کی بات نہ مانی جائے۔

جائیں، اگر اندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضروری ہوں تو پھر اندرونی حصہ مٹّی کے گارے سے اچھی طرح لیپ دیا جائے۔

﴿۵﴾ ممکن ہو تو اندرونی تختوں پر یاسین شریف، سورۃُ الملک اور درودِ تاج پڑھ کر دم کر دیا جائے۔

﴿۶﴾ کفنِ مسنون خود سگ مدینہ عُفِیَ عنہُ کے پیسوں سے ہو۔ حالتِ فقر کی صورت میں کسی صحیحُ العَقیدہ سنی کے مال حلال سے لیا جائے۔

﴿۷﴾ غسل بارِیش، باعمامہ و پابندسنت اسلامی بھائی عین سنت کے مطابق دیں (ساداتِ کرام اگر گندے وجود کو غسل دیں تو سگ مدینہ عُفِیَ عنہُ اسے اپنے لئے بے ادَبی تصور کرتا ہے)

﴿۸﴾ غسل کے دَوران سترِ عورت کی مکمَّل حفاظت کی جائے اگر ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت کتھئی یا کسی گہرے رنگ کی دو موٹی چادریں اُڑھا دی جائیں تو غالِبًا ستر چمکنے کا اِحتمال جاتا رہے گا۔ ہاں پانی ظاہری جسم کے ہر حصے بلکہ روئیں روئیں کی جڑ سے لے کر نوک پر بہنا لازِمی ہے۔

﴿۹﴾ کفن اگر آبِ زم زم یا آبِ مدینہ بلکہ دونوں سے تر کیا ہوا ہو تو سعادت ہے۔ کاش! کوئی سیّد صاحب سر پر سبز عمامہ شریف سجا دیں[۱]۔

﴿۱۰﴾ بعدِ غسلِ میّت، کفن میں چہرہ چھپانے سے قَبل، پہلے پیشانی پر اَنگُشتِ شہادت سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط لکھئے۔

مدینہ

۱ صِرف علماء و مشائخ کو باعمامہ دفن کیا جاسکتا ہے، عام لوگوں کی میّت کو مع عمامہ دفنا نامنع ہے۔

﴿۱۱﴾ اسی طرح سینے پر: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

﴿۱۲﴾ دل کی جگہ پر: **یا رسولَ اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

﴿۱۳﴾ ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر: **یا غوثِ اَعظم دستگیر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، **یا امام ابو حَنِیفَہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، **یا اِمام اَحمد رضا** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، **یا شیخ ضیاء الدین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہادت کی انگلی سے لکھیں۔

﴿۱۴﴾ نیز ناف کے اوپر سے لے کر سر تک تمام حصہ کفن پر (علاوہ پشت کے) ''مدینہ مدینہ'' لکھا جائے۔ یاد رہے! یہ سب کچھ روشنائی سے نہیں صرف اَنگُشت شہادت سے لکھنا ہے اور زہے نصیب کوئی سیِّد صاحب لکھیں۔

﴿۱۵﴾ دونوں آنکھوں پر **مدینۃ المُنوَّر** ۃ زادھا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی کھجوروں کی گٹھلیاں رکھ دی جائیں۔

﴿۱۶﴾ جنازہ لے کر چلتے وقت بھی تمام سنتیں ملحوظ رکھئے۔

﴿۱۷﴾ جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امامِ اہلِ سنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصیدۂ درود ''کعبے کے بدرُالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود'' پڑھیں۔ (اس کے علاوہ بھی نعتیں وغیرہ پڑھیں مگر صرف اور صرف علمائے اہلسنّت ہی کا کلام پڑھا جائے)

﴿۱۸﴾ جنازہ کوئی صحیحُ العَقیدہ سنی عالمِ باعمل یا کوئی سنتوں کے پابند اسلامی بھائی یا اہل ہوں تو اولاد میں سے کوئی پڑھا دیں مگر خواہش ہے کہ سادات کرام کو فوقیّت دی جائے۔

﴿۱۹﴾ زہے نصیب! ساداتِ کرام اپنے رحمت بھرے ہاتھوں قبر میں اُتار کر

اَرحَمُ الرّٰحِمِین کے سپرد کردیں۔

﴿۲۰﴾ چہرے کی طرف دیوارِ قبلہ میں طاق بنا کر اس میں کسی پابندِ سنّت اسلامی بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عہد نامہ، نقش نَعلِ شریف، سبز گنبد شریف کا نقشہ، شجرہ شریف، نقش ہرکارہ وغیرہ تبرُّکات رکھئے۔

﴿۲۱﴾ جنّتُ البقیع میں جگہ مل جائے تو زہے قسمت! ورنہ کسی ولیُّ اللّٰہ کے قُرب میں، یہ بھی نہ ہو سکے تو جہاں اسلامی بھائی چاہیں سپرد خاک کریں مگر جائے غصب پر دَفن نہ کریں کہ حرام ہے۔

﴿۲۲﴾ قَبر پر اذان دیجئے۔

﴿۲۳﴾ زہے نصیب! کوئی سَیِّد صاحب تلقین فرمادیں۔[1]

مـــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] تلقین کی فضیلت: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کو مٹّی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے: یا فلاں بن فلانہ! وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے: یا فلاں بن فلانہ! وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے: یا فلاں بن فلانہ! وہ کہے گا: ''ہمیں ارشاد کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے۔'' مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے: اُذْکُرْ مَاخَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا: شَھَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)، وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا ترجمہ: ''تو اُسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نبی اور قراٰن کے امام ہونے پر راضی تھا۔'' مُنکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اُس کی حُجّت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے عرض کی: اگر اُس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: حوا (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا) کی طرف نسبت کرے۔ (طبرانی کبیر ج ۸ ص ۲۵۰ حدیث ۷۹۷۹) یاد رہے! فلاں بن فلانہ کی جگہ میّت اور اسکی ماں کا نام لے، مَثَلاً یا محمد الیاس بن اَمینہ۔ اگر میّت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ماں کے نام کی جگہ حوا (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا) کا نام لے۔ تلقین صِرف عربی میں پڑھئے۔

﴿۲۴﴾ ہو سکے تو میرے اہلِ مَحبّت میری تدفین کے بعد 12 روز تک، یہ نہ ہو سکے تو کم از کم 12 گھنٹے ہی سہی میری قَبر پر حلقہ کئے رہیں اور ذِکر و درود اور تلاوت و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا اس دَوران بھی اور ہمیشہ نمازِ باجماعت کا اہتمام رکھیں۔

﴿۲۵﴾ میرے ذِمّے اگر قرض وغیرہ ہو تو میرے مال سے اور اگر مال نہ ہو تو درخواست ہے کہ میری اولاد اگر زندہ ہو تو وہ یا کوئی اور اسلامی بھائی احساناً اپنے پلے سے ادا فرمادیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ (مختلف اجتماعات میں اعلان کیا جائے کہ جس کسی کی بھی دل آزاری یا حق تلفی ہوئی ہو وہ محمد الیاس عطّار قادری کو معاف فرمادیں اگر قرض وغیرہ ہو تو فوراً ورثاء سے رجوع کریں یا معاف کردیں)

﴿۲۶﴾ مجھے کثرت کے ساتھ ایصالِ ثواب ودعائے مغفرت سے نوازتے رہیں تو احسان عظیم ہوگا۔

﴿۲۷﴾ سب کے سب مسلک اعلیٰ حضرت یعنی مذہب اہل سنت پر امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق قائم رہیں۔

﴿۲۸﴾ بد مذہبوں کی صحبت سے کوسوں دور بھاگئے کہ ان کی صحبت خاتمہ بالخیر میں بہت بڑی رکاوٹ اور سبب بربادی آخرت ہے۔

﴿۲۹﴾ تاجدارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت اور سنّت پر مضبوطی سے قائم رہئے۔

﴿۳۰﴾ نمازِ پنجگانہ، روزۂ رمضان، زکوٰۃ، حج وغیرہ فرائض (ودیگر واجبات وسنن) کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کیا کریں۔

﴿۳۱﴾ **وصیت ضَروری وصیّت:** دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ساتھ ہردم وفادار رہیے، اس کے ہررکن اور اپنے ہرنگران کے ہراس حکم کی اطاعت کیجئے جوشریعت کے مطابق ہو شوریٰ یا دعوت اسلامی کے کسی بھی ذمّے دار کی بلا اجازت شَرعی مخالفت کرنے والے سے میں بیزار ہوں، خواہ وہ میرا کیسا ہی قریبی عزیز ہو۔

﴿۳۲﴾ ہر اسلامی بھائی ہفتے میں کم ازکم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اوّل تا آخر شرکت کرے اور ہر ماہ کم ازکم تین دن، بارہ ماہ میں 30 دن اور زندگی میں یَکمُشت کم ازکم بارہ ماہ کے لئے مَدَنی قافلے میں سفر کرے۔ ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن اپنے کردار کی اصلاح پر استقامت پانے کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرکے ''مَدَنی انعامات'' کا رِسالہ پُر کرے اور ہر ماہ اپنے ذمّے دار کو جمع کروائے۔

﴿۳۳﴾ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبّت وسنّت کا پیغام دنیا میں عام کرتے رہیے۔

﴿۳۴﴾ بدعقیدگیوں اور بداعمالیوں نیز دنیا کی بے جا مَحبّت، مال حرام اور ناجائز فیشن وغیرہ کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھئے۔ حسنِ اخلاق اور مَدَنی مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہیے۔

﴿۳۵﴾ غصہ اور چڑچڑا پن کو قریب بھی مت پھٹکنے دیجئے ورنہ دین کا کام دشوار ہو جائے گا۔

﴿۳۶﴾ میری تالیفات اور میرے بیان کی کیسٹوں سے میرے ورثاء کو دنیا کی دولت کمانے سے بچنے کی مَدَنی التجا ہے۔

﴿۳۷﴾ میرے ''ترکے'' وغیرہ کے معاملے میں حکم شریعت پر عمل کیا جائے۔

﴿۳۸﴾ مجھے جو کوئی گالی دے، برا بھلا کہے، زخمی کردے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی معاف کر چکا ہوں۔

﴿۳۹﴾ مجھے ستانے والوں سے کوئی انتقام نہ لے۔

﴿۴۰﴾ بالفرض کوئی مجھے شہید کردے تو میری طرف سے اُسے میرے حقوق معاف ہیں۔ ورثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق معاف کردیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کے صدقے محشر میں خصوصی کرم ہوگیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ (اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ''ہڑتال'' اس کا نام ہے کہ زبردستی کاروبار بند کروایا جائے، دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ کیا جائے تو بندوں کی ایسی حق تلفیاں کرنا کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا، اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔) کاش! گناہ بخشنے والا خدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ مجھ گنہگار کو اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل معاف فرمادے۔ اے میرے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تک زندہ رہوں عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں گم رہوں، ذکرِ مدینہ کرتا رہوں، نیکی کی

دعوت کیلئے کوشاں رہوں، محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت پاؤں اور بے حساب بخشا جاؤں۔ جنّتُ الفِردَوس میں پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب ہو۔ آہ! کاش! ہر وقت نظّارۂ محبوب میں گم رہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے حبیب پر بے شمار درود و سلام بھیج، ان کی تمام امت کی مغفرت فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یا الٰہی! جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے

دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

''مَدَنی وصیّت نامہ'' پہلی بار مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۱۱ھ مطابق 1990ء مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے جاری کیا تھا پھر کبھی کبھی تھوڑی بہت ترمیم کی گئی تھی، اب مزید بعض ترامیم کے ساتھ حاضر کیا ہے۔
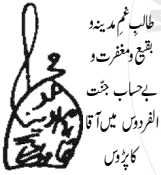
طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۱۰ جمادی الاولی ۱۴۳۴ھ

23-3-2013

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وصیّت باعثِ مغفرت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جو وصیت کرنے کے بعد فوت ہوا وہ سیدھے راستے اور سنت پر فوت ہوا اور اس کی موت تقوٰی اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اس کی مغفرت ہوگئی۔'' (ابنِ ماجہ ج۳ص۳۰۴حدیث ۲۷۰۱)

کفن دفن کا طریقہ

مَرد کا مسنون کفن

(۱) لِفافہ (۲) اِزار (۳) قمیص

عورت کا مَسنون کفن

مُندَرِجہ بالا تین اور دو مزید (٤) سِینہ بند (۵) اَوڑھنی۔ خُنثٰی مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیے جائیں مگر کُسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اسے ناجائز ہے۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ص ۸۱۷، ۸۱۹ عالمگیری ج۱ص ۱۶۰، ۱۶۱)

کفن کی تفصیل

{۱} **لِفافہ:** یعنی چادر مَیِّت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں {۲} **اِزار:** (یعنی تہبند) چَوٹی (یعنی سر کے سِرے) سے قدم تک یعنی لِفافے سے اِتنا چھوٹا جو بَندِش کے لئے زائد تھا {۳} **قمیص** (یعنی کَفنی) گردن سے گُھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مَرد کی کَفنی کندھوں پر چیریں اور عورت کے لئے سینے کی طرف {۴} سینہ بند: پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔[۱]

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ص ۸۱۸)

مدینہ

[۱]: عُموماً تیّار کفن خرید لیا جاتا ہے اسکا مَیِّت کے قد کے مطابق مسنون سائز کا ہونا ضروری نہیں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اِتنا زیادہ ہو کہ اسراف میں داخل ہوجائے، لہٰذا احتیاط اسی میں ہے تھان میں سے حسبِ ضرورت کپڑا کاٹا جائے۔

غُسلِ میّت کا طریقہ

اگربتّیاں یا لُوبان جلا کر تین، پانچ یا سات بار غُسل کے تختے کو دُھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گِرد پھرائیں، تختے پر میّت کو اِس طرح لِٹائیں جیسے قَبر میں لِٹاتے ہیں، ناف سے گُھٹنوں سَمیت کپڑے سے چُھپا دیں۔ (آج کل غُسل کے دَوران سفید کپڑا اُڑھاتے ہیں اوراس پر پانی لگنے سے میّت کے سَتر کی بے پردَگی ہوتی ہے لٰہذا کتّھئی یا گہرے رنگ کا اِتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے سَتر نہ چمکے، کپڑے کی دو تہیں کرلیں تو زیادہ بہتر) اب نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دونوں طرف اِستِنجا کروائے (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نَماز جیسا وُضو کروائیں یعنی تین بار مُنہ پھر کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دُھلائیں، پھر سَر کا مَسح کریں، پھر تین بار دونوں پاؤں دُھلائیں۔ میّت کے وُضو میں پہلے گِٹّوں تک ہاتھ دھونا، کُلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے، البتّہ کپڑے یا رُوئی کی پُھرَیری بھگو کر دانتوں، مَسُوڑھوں، ہونٹوں اور نَتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سَر یا داڑھی کے بال ہوں تو دھوئیں۔ اب بائیں (یعنی اُلٹی) کَروَٹ پر لِٹا کر بَیری کے پتّوں کا جوش دیا ہوا (جو اَب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ہو تو خالِص پانی نیم گرم سَر سے پاؤں تک بَہائیں کہ تختے تک پُہنچ جائے۔ پھر سِیدھی کروَٹ لِٹا کر بھی اِسی طرح کریں پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ کے نِچلے حصّے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وُضو اور غُسل کی حاجت نہیں پھر آخر میں سَر سے پاؤں تک تین بار کافُور کا پانی بہائیں۔ پھر کسی پاک کپڑے سے بدن آہستہ سے پُونچھ دیں۔ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فَرض ہے اور تین بار سنت۔ (غسلِ میّت میں بے تحاشہ

پانی نہ بہائیں آخرت میں ایک قطرے قطرے کا حساب ہے یہ یاد رکھیں)

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دے دیں۔ پھر اِس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اس پر تہبند اور اس کے اوپر کفنی رکھیں، اب میّت کو اِس پر لٹائیں اور کَفْنی پہنائیں، اب داڑھی (نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو مَلیں، وہ اعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔ پھر تہبند اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لَپیٹیں۔ اب آخر میں لفافہ بھی اسی طرح پہلے الٹی جانب سے پھر سیدھی جانِب سے لپیٹیں تا کہ سیدھا اُوپر رہے۔ سَر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفنی پہنا کر اُس کے بالوں کے دو حصّے کر کے کَفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے پر رہے۔ اِس کا طول آدھی پشت سے نیچے تک اور عَرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اس طرح اڑھاتے ہیں جس طرح عورتیں زندگی میں سر پر اوڑھتی ہیں یہ خلافِ سنّت ہے۔ پھر بدستور تہبند و لفافہ یعنی چادر لَپیٹیں۔ پھر آخر میں سینہ بند پستان کے اوپر والے حصّے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔[1]

---

[1]: آج کل عورتوں کے کفن میں بھی لفافہ ہی آخر میں رکھا جاتا ہے تو اگر کفن کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی مضایقہ نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سب سے آخر میں ہو۔

بعد نمازِ جنازہ تدفین [1]

{۱} جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانب رکھنا مُستَحَب ہے تا کہ مَیِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اتاری جائے۔ قَبْـر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں [2]

{۲} حسبِ ضَرورت دو یا تین (بہتر یہ ہے کہ قَوی اور نیک) آدَمی قَبْر میں اُتریں۔ عورت کی مَیِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں [3]

{۳} عورت کی مَیِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں

{۴} قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه [4]

{۵} مَیِّت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کر دیں اور کفن کی بندِش کھول دیں کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں [5] {۶} قَبْـر کچّی اینٹوں [6] سے بند کر دیں اگر زَمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے [7] {۷} اب مٹّی دی جائے، مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ [8] دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ [9] تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى [10]

---

[1] جنازہ اُٹھانے اور اس کی نماز کا طریقہ ''نماز کے اَحکام میں مُلاحظہ فرمایئے [2] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۴، [3] عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶، [4] تنویر الابصار ج ۳ ص ۱۶۶، [5] عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶، جوہرہ ص ۱۴۰، [6] قبر کے اندرونی حصّے میں آگ کی پکّی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے مگر اکثر اب سیمنٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے لہٰذا سیمنٹ کی دیواروں اور سیمنٹ کے تختوں کا وہ حصّہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے کچی مٹّی کے گارے سے لیپ دیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم [7] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۴، [8] ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ [9] اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ [10] اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

کہیں۔اب باقی مِٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں[۱] {۸}جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے[۲] {۹}قَبْر اُونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں چَوکُھونٹی (یعنی چارکونوں والی جیسا کہ آجکل تدفین کے کچھ روز بعد اکثر اینٹوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں[۳] {۱۰}قَبْر ایک بالِشت اونچی ہو یا اِس سے معمولی زیادہ[۴] {۱۱}بعدِ دفن قبر پر پانی چھِڑکنا مسنون ہے[۵] {۱۲}اس کے علاوہ بعد میں پودے وغیرہ کو پانی دینے کی غرض سے چھڑکیں تو جائز ہے {۱۳}بعض لوگ اپنے عزیز کی قَبْر پر بلا مقصدِ صحیح محض رسمی طور پر پانی چھڑکتے ہیں یہ اِسراف وناجائز ہے،فتاوٰی رضویہ شریف جلد 9 صَفْحَہ 373 پر ہے: بے حاجت (قبر پر) پانی کا ڈالنا ضائع کرنا ہے اور پانی ضائع کرنا جائز نہیں {۱۴} دَفْن کے بعد سرہانے الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن اور قدموں کی طرف اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورہ تک پڑھنا مستحب ہے[۶] {۱۵}تلقین کیجئے۔(طریقہ صفحہ 6 کے حاشِیہ پر مُلاحظہ فرمایئے) {۱۶}قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گیا اور میّت کا دل بہلے گا[۷] {۱۷} قبر کے سرہانے قِبلہ رُو کھڑے ہو کر اذان دیجئے۔[۸]

مـــــــــدینـــہ

۱: جوہرہ ص ۱۴۱، ۲: عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶، ۳: رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۶۹، ۴: ایضاً ص ۱۶۸، ۵: فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۳۷۳، ۶: جوہرہ ص ۱۴۱، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۶، ۷: رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۸۴، ۸: ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۳۷۰

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

فہرس

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	ردالمحتار	دار المعرفۃ بیروت
طبرانی کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	عالمگیری	دار الفکر بیروت
ابن عدی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
جوہرہ	باب المدینہ کراچی	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تنویر الابصار	دار المعرفۃ بیروت	حدائق بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بول میں ہلکے تول میں بھاری

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: دو کلمے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پیارے، زبان پر ہلکے اور میزانِ عمل میں بھاری ہیں، وہ یہ ہیں:

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

(بُخاری حدیث ۷۵۶۳)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

MC 1266